کتاب میں مولانا فراہیؒ کی زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل بھی جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خاندانی پس منظر، شجرہ، تاریخ اور جاے پیدایش، عبدالحمید یا حمیدالدین؟ تعلیم کے مختلف مراحل، اساتذہ، ملازمتیں، اسفار، تلامذہ، بیماری، وفات، اولاد اور مطبوعہ و غیرمطبوعہ تصانیف، شخصیت کے تابناک پہلو وغیرہ۔ یہ کتاب اپنی جامعیت اور پھیلاؤ میں حالی کی حیاتِ جاوید کی یاد دلاتی ہے۔ ہمارا تاثر یہ ہے کہ ذکرِ فراہی میں حیات شبلی (سید سلیمان ندوی) اور حیاتِ سلیمان (شاہ معین الدین ندوی) سے کہیں زیادہ کاوش و محنت اور جگر کاوی سے کام لیا گیا ہے۔ اور ممدوح کی زندگی کی معمولی جزئیات تک کو جمع کر دیا گیا ہے۔

جناب مصنف نے یہ کام بڑی لگن کے ساتھ انجام دیا ہے۔ مگر کہیں کہیں غیرضروری تفصیل ملتی ہے اور کہیں وہ غیرمتعلق باتوں کا ذکر کرنے لگتے ہیں۔ اگر کچھ حشو و زوائد نکال دیے جاتے تو کتاب اتنی ضخیم نہ ہوتی اور اس کے علمی معیار میں کوئی کمی واقع نہ ہوتی۔

یہ بات کھٹکتی ہے کہ مصنف نے تفصیلی دیباچے میں کئی جگہ تلخ نوائی سے کام لیا ہے اور متنِ کتاب میں بھی کہیں کہیں اس کی جھلک نظر آتی ہے، جیسے انھوں نے مولانا ابوالخیر مودودی کی ''بے خبری، غلط اندیشی اور بدگمانی'' کا ذکر کرتے ہوئے مولانا فراہی سے ابوالخیر صاحب کے ''بغض و عناد'' پر اُنھیں لتاڑا ہے، وغیرہ۔ ہماری رائے میں اس طرح کی تلخی کسی عالم یا اسکالر کے شایانِ شان نہیں ہے۔ بایں ہمہ اس علمی کارنامے پر اصلاحی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ایسی اہم اور عالمانہ سوانح عمری کے آخر میں اشاریے کی عدم موجودگی بری طرح کھٹکتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

طریقت کی حقیقت (اول، دوم) چودھری غلام علی۔ پتا: مکتبہ جریدۃ الاتحاد، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۴۴، ۱۷۱۔ قیمت، اول: درج نہیں۔ دوم: ۸۰ روپے۔

پندرہ ابواب پر مشتمل یہ دونوں جلدیں طریقت کے باب میں کسی خوش کن تاثر کا اظہار یہ نہیں بن سکیں۔ اس کتاب میں خیالات اس قدر منتشر اور بے ربط ہیں کہ طریقت کے حقائق تک رسائی کارے دارد ہے۔ مراحلِ تصوف کا بیان ترتیب وار ہے اور نہ مکمل۔ تقدیم و